اس جمعہ کا بیان

واعظ الجمعہ

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی

معاونین

علامہ عبد الرزاق بنگورہ نقشبندی
علامہ محمد کاشف محمود ہاشمی اختری
علامہ زمان نوری شاذلی

www.facebook.com/darahlesunnat

اس جمعہ کا بیان

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی

معاونین

علامہ عبد الرزاق بنگورہ نقشبندی

علامہ محمد کاشف محمود ہاشمی اختری

علامہ زمان نوری شاذلی

www.facebook.com/darahlesunnat

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيِّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضورِ پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کا ہم پر بے پناہ لُطف وکرم، مہربانی واحسان ہے کہ اُس نے ہمیں دنیا کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں، بھلائی کے راستوں کی رَہنمائی فرمائی، اور آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ کے مَواقع مہیا فرمائے۔ یوں تو ربِ ذو الجلال کی رحمت کی بارش شب وروز اور ہمیشہ ہی رہتی ہے، مگر کچھ ایّام واوقات میں وہ خصوصیات ہیں جو دیگر میں نہیں۔ اللہ رب العالمین نے بعض مہینوں، دِنوں، راتوں اور اَوقات کو دیگر پر فضیلت وبزرگی عطا فرمائی ہے، انہی مبارک ایّام میں ماہِ ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن بھی ہیں، ان میں اللہ تعالی نے بہت سی بھلائیاں جمع فرمائی ہیں، ان ایّام کو افضل واعلیٰ بنایا اور بڑی برکتوں سے نوازا، یہ وہ عشرۂ مبارکہ ہے

جس کی بزرگی وفضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَالْفَجْرِ * وَلَيالٍ عَشْرٍ﴾[1] "اِس صبح اور دس۱۰ راتوں کی قسم!"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس کی تفسیر میں فرمایا: «إنّ اللَّيالي العَشَرَ الَّتي أَقسَمَ اللهُ بِها، هِيَ لَيَالِي الْعَشَرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِى الْحِجّة»[2] "اللہ تعالی نے جن دس۱۰ مبارک راتوں کی قسم ارشاد فرمائی، وہ ذو الحجہ کی ابتدائی دس۱۰ راتیں ہیں"۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ اعمالِ حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے، اس لیے اِن کی قسم ارشاد فرمائی گئی[3]۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "فجر سے مراد تو صبح کی نماز ہے؛ کیونکہ اس وقت رات ودن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، یا اس سے مراد صبحِ صادق کا وقت ہے؛ کہ اس وقت تمام مخلوقات اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہیں، یا پھر اس سے مراد یکم ذی الحجہ کی صبح ہے۔ اور دس۱۰ راتوں سے مراد ذی الحجہ کے ابتدائی دس۱۰ دن اور راتیں ہیں، کہ ان میں حج کے ارکان ادا کیے جاتے ہیں"[4]۔

---

(۱) پ۳۰، الفجر: ۱، ۲.

(۲) "جامع البيان" الفجر، تحت الآية: ۲، ر: ۲۸۷۱۵، الجزء ۳۰، صـ۲۱۱.

(۳) "تفسیر خزائن العرفان" الفجر، زیرِ آیت: ۲، صـ۱۰۶۹۔

(۴) "تفسیر نور العرفان" صـ۹۷۸۔

لہٰذا یہ ایّام بہت ہی فضیلت وعظمت والے ہیں، ان مبارک ایّام میں زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ کرنے کی کوشش کرنی ہے؛ تاکہ وہ ہماری بخشش ومغفرت کا سبب بن جائیں۔

ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أفضلُ أيّامِ الدُّنيا أيّامُ العَشر»[1] "دنیا کے دنوں میں افضل ترین عشرۂ ذی الحجّہ کے دن ہیں"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلُ مِنها فِي هذِه» "ذوالحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دنوں میں جو نیکی کی جائے، وہ دیگر ایام کے نیک اعمال سے افضل ہے"، لوگوں نے عرض کی: کیا جہاد سے بھی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «ولَا الجِهَادُ، إلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفسِه وَمَالِه، فَلَمْ يَرْجعْ بِشَيْءٍ»[2] "جی ہاں! جہاد سے بھی افضل ہے، مگر وہ شخص جو اپنی جان ومال کو خطرے میں ڈال کر دشمن کا مقابلہ کرے اور کچھ واپس نہ لائے"، تو اس کی یہ نیکی ان ایام کی نیکیوں سے زیادہ افضل ہے۔

---

(١) "مجمع الزوائد" كتاب الأضاحي، ر: ٥٩٣٣، ٤/ ٤. إسنادُه حسنٌ.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب العيدين، ر: ٩٦٩، صـ١٥٦.

عزیز دوستو! عشرۂ ذی الحجہ عند اللہ بہت مکرّم ومعظّم ہے، امام ابن حجر عَسقلانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "عشرۂ ذی الحجہ کی امتیازی شان کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے، کہ اِن دنوں میں تمام بنیادی عبادات یعنی نماز، روزہ، صدقہ اور حج سب اکٹھی ہو جاتی ہیں، اور یہ تمام عبادات اِن مبارک ایّام کے علاوہ دیگر دنوں میں جمع نہیں ہوتیں"(۱)۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ»(۲) "اللہ تعالی کے ہاں ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دنوں سے بڑھ کر کسی اَور دن کا عمل زیادہ پسندیدہ نہیں"۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، آقائے دو ۲ جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ»(۳) "اللہ تعالی کو اپنی عبادت کے لیے سب سے زیادہ پسندیدہ ایام

---

(١) "فتح الباري" كتاب العيدين، تحت ر: ٩٦٩، ٢/ ٥٢٩.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الصّوم، ر: ٧٥٧، صـ١٩١.

(٣) المرجع السابق، باب ما جاء في العمل في أيّام العشر، ر: ٧٥٨.

ذوالحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن ہیں، ان میں سے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر، اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے"۔

ایک اَور حدیثِ پاک میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ اللهِ ﷻ، وَلَا أَعْظَمَ أَجْراً، مِنْ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الأَضْحَى»[1] "قربانی کے عشرے میں جو نیک عمل کیا جائے، اللہ تعالی کے ہاں اس سے بڑھ کر پاکیزہ اور زیادہ اجر و ثواب والا کوئی عمل نہیں"۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان مبارک اوقات کو غنیمت جانے، اور ان میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال انجام دے، اللہ تعالی کی فرمانبرداری، اس کے ذکر، روزوں اور صدَقات وخیرات کی کثرت کرے۔

مبارک ایّام میں عبادت کی کثرت

عزیز دوستو! رَحمتِ عالَمیان ﷺ نے اِن ایّامِ مبارکہ کی اَہمیت کے پیشِ نظر، ہمیں اِن دنوں میں نیک اعمال بجالانے کی بطورِ خاص تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «لَا تُطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ فِي الْعَشْرِ، يُعجِبه العِبادة»[2] "ذوالحجہ کی دس ۱۰ راتوں میں اپنے چراغ مت بجھاؤ! اللہ تعالی ان راتوں کی عبادت پسند فرماتا ہے"، اور خود ان کے بارے میں ہے: «وَكَانَ

---

(١) "سنن الدارمي" باب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ، ر: ١٧٧٤، ٢/ ٤١.

(٢) "فتح الباري" لابن رجب، كتاب الصلاة، ر: ٩٦٩، ٧/ ٥٤.

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا دَخَلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ، اجْتَهَدَ اجْتِهَاداً شَدِيداً، حَتّٰى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ»[1] "جب ذی الحجّہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن آتے، تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت میں خوب کوشش کرتے، یہاں تک کہ یہ گمان ہوتا کہ وہ اس حد سے زیادہ کوشش پر قادر نہ ہوں گے"۔

آج ہم اپنے آپ پر غور کریں، کہ ان دنوں میں پہلے ہم کیا کرتے رہے، اور اب ہمیں کیا کرنا چاہیے، کیا پہلے انہیں غفلت میں گزرا؟ تو اَب بھی وہی روش رہے گی یا اپنے اَسلاف کے طرزِ عمل سے کچھ تبدیلی لانے کی کوشش کریں گے؟ یعنی غفلت، سستی اور نیند کو ترک کر کے ان مبارک راتوں میں تہجد ودیگر عبادات کی بجاآوری، اور ذکر ودُرود کی کثرت کریں۔

اسی طرح ان دنوں میں روزہ بھی مستحب ہے، کہ یہ بھی نیک اعمال کے عموم میں داخل ہے، حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: «أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامَ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ»[2] "نبئ کریم ﷺ چار ۴ چیزیں کبھی ترک نہ فرماتے: عاشورا (دس ۱۰ محرّم)، ذی الحجّہ کا ابتدائی عشرہ (ابتدائی نو ۹ دن) اور ہر مہینے

---

(۱) "سنن الدارمي" باب في فضل العمل في العشر، ر: ۱۷۷٤، ۲/ ٤۱.

(۲) "سنن النَّسائي" كتاب الصيام، ر: ۲٤۱۲، الجزء ٤، صـ۲۲٦.

کے تین ۳دنوں کا روزہ، اور نمازِ فجر سے پہلے دو ۲رکعتیں"۔ اسی لیے علماء نے ذی الحجّہ کے ابتدائی نو ۹دنوں کے روزوں کے استحباب کی شدید تاکید فرمائی ہے۔

حضراتِ محترم! اِن مبارک دنوں میں یہ بھی مستحب ہے، کہ اللہ تعالی کا ذکر کثرت سے کیا جائے، رب تعالی فرماتا ہے: ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ﴾[1] "وہ مقرّرہ دنوں میں خصوصیّت کے ساتھ اللہ تعالی کو یاد کریں"۔ یہ مقرّرہ دن یہی ذوالحجّہ کے ابتدائی دس ۱۰دن ہیں، جیساکہ حضرت سیّدنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما نے آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا: «أَيَّامُ الْعَشْرِ»[2] "یہ ذی الحجہ کے دس ۱۰دن ہیں"۔

حضراتِ محترم! رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اِن ایّام میں ذکرُاللہ کے بارے میں فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَم عِنْدَ اللهِ، وَلَا أَحَبّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيْهِنّ، مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْر، فَأَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ»[3] "ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰دنوں کی قدر و منزلت سے بڑا کوئی اَور دن نہیں ہوسکتا ہے، اور نہ ہی اِن ایّام میں کی ہوئی نیکی سے بڑھ کر، اللہ تعالی کو اَور کوئی عمل پسند ہے، لہذا اِن

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ۲۸.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب العيدين، باب فضل العمل في أيّام التشريق، صـ۱۵٦.

(۳) "مسند الإمام أحمد" ر: ۵٤٤۷، ۲/ ۳٦۵.

ایّام میں "لاالٰہ الاّاللہ"، "اللہ اکبر" اور "الحمدللہ" کی کثرت کرو!"۔ ان ایّام میں اللہ تعالی کی فرمانبرداری، اُس کے ذکر، روزوں اور صدَقات وخیرات کی کثرت کرے۔

محترم بھائیو! جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ ذی الحجّہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے لے کر قربانی ہونے تک، اپنے جسم کے بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے، ایسا کرنا مستحب ہے واجب نہیں، لہٰذا اگر کسی نے کاٹ بھی لیے تو کوئی گناہ یا حرج نہیں۔ حضرت امّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلَمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْر، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّي، فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئاً»[1] "جب عشرۂ ذوالحجّہ شروع ہو جائے، اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے!"۔

اے اللہ! ہمیں عشرۂ ذی الحجہ میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی توفیق عطا فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خون ریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، وطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأضاحي، ر: ٥١١٧، صـ٨٨٢.

اپنی جانیں قربان کرنے والوں کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے محبوب نبی ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، اور سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی مَحبت اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.